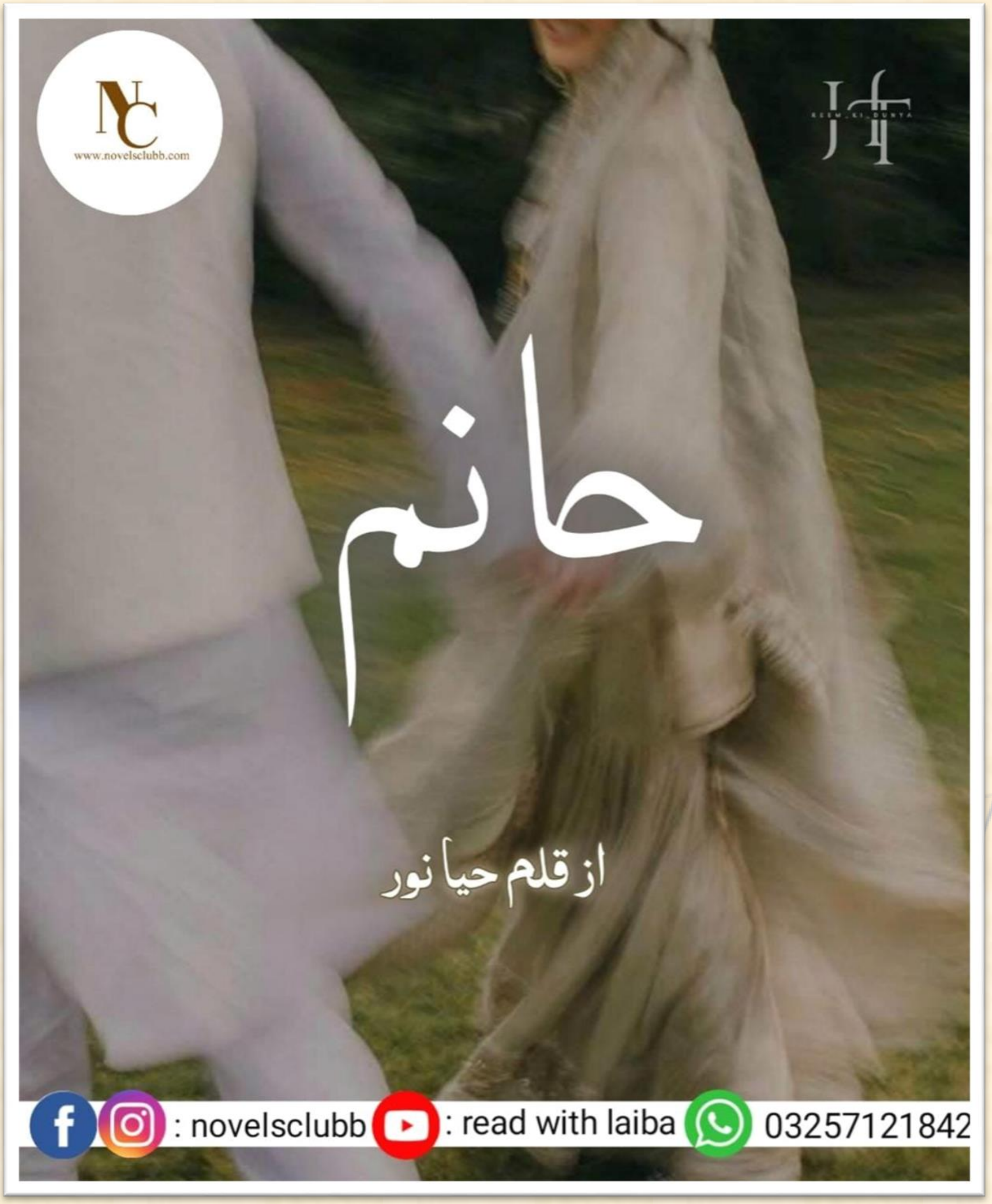
www.novelsclubb.com
حانم
از قلم حیا نور
: novelsclubb
: read with laiba
03257121842

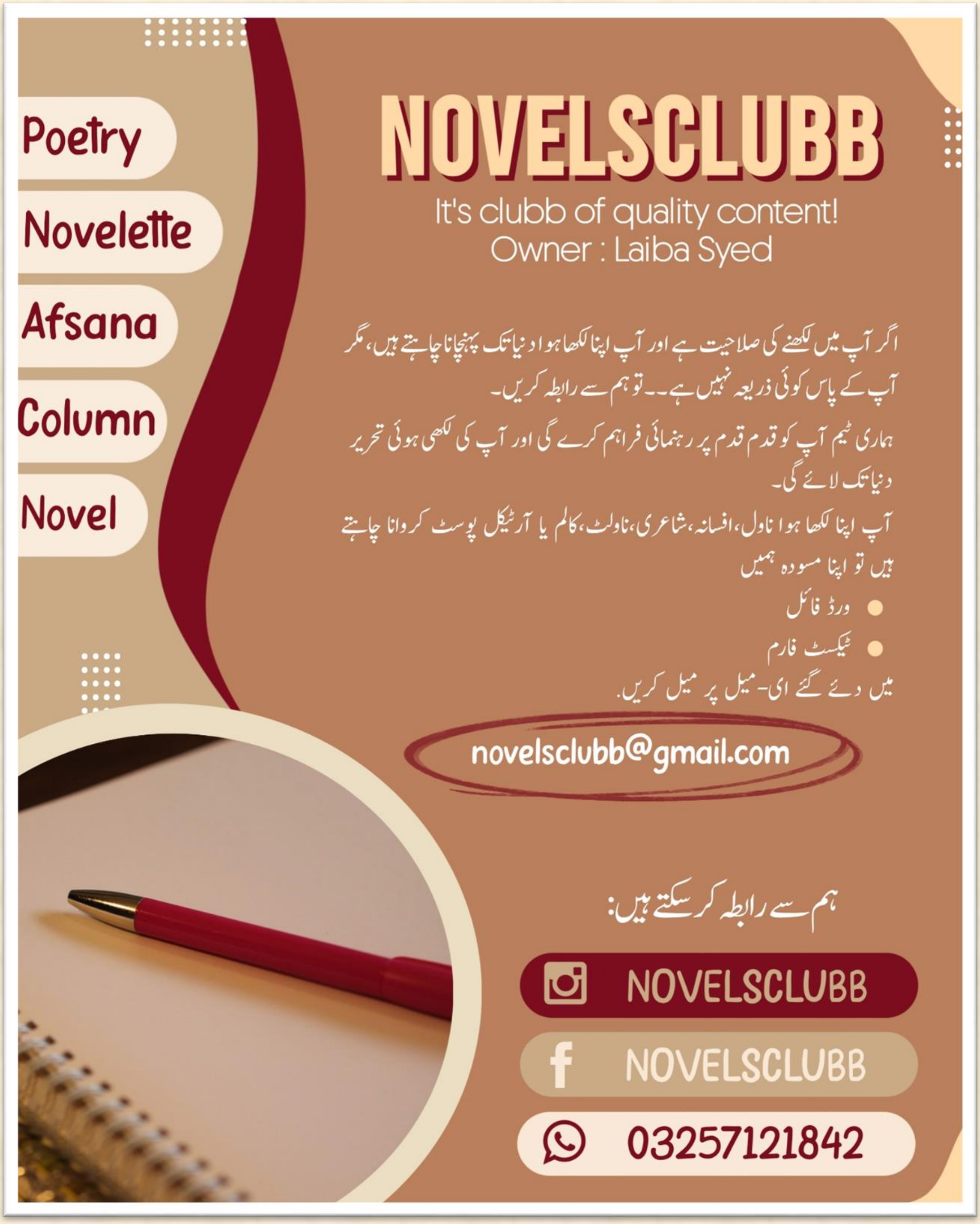
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

حانم

از قلم

حیا نور

Clubb of Quality Content

ناول "حانم" کے تمام جملہ حق لکھاری "حیا نور" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جا سکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

حانم

قسط نمبر 1

از قلم حیا نور

اس نے گھر کے اندر قدم رکھے تھے۔اب وہ سیڑھیاں چڑھ رہی تھی۔اوپر والے پورشن میں داخل ہوتے ساتھ ہی وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔اس کے کندھوں پر بیگ کا بوجھ تھا۔بیگ میں چند کتابیں تھیں۔اس کے شانوں پر سفید کاٹ چمک رہا تھا۔اس نے ہینڈل گھمایا اور اپنے کمرے میں داخل ہو گئی۔سب سے پہلے اس نے دروازہ لاک کیا۔اب وہ اپنے شانے سے بیگ اتار رہی تھی۔بیگ اتار کر اس نے کبرڈ میں رکھ دیا۔سفید کاٹ الماری کے ہینڈل کے ساتھ لٹکا دیا۔پچھلے بیس منٹ سے وہ واشروم میں تھی۔واشروم سے فریش ہو کر باہر آئی تو اسے بھوک کا خاصا احساس ہوا وہ باہر جانے لگی کہ موبائل کی گھنٹی نے اس کی توجہ اپنی جانب مبذول کر لی۔دس سے پندرہ منٹ وہ بھوک برداشت کر کے موبائل کے نوٹیفکیشنز چیک کرتی رہی۔جب بھوک نے زیادہ دباؤ ڈالا تو وہ کمرے سے باہر آئی۔

"کیا پکایا ہے آج؟"اس نے کچن میں آتے ہی سوال کیا۔

"آلو گو بھی گوشت"اس کی ماما نے جواب دیا۔

"مجھے کھانا دے دیں۔"کہہ کر وہ ڈائننگ ٹیبل کی کرسی پر بیٹھ گئی۔

کچھ دیر میں کھانا اس کے آگے تھا اور وہ کھانا کھانے میں مصروف ہو چکی تھی۔

جب کھانا کھا کر وہ فارغ ہو گئی تو فریج کھول کر اس کے سامنے کھڑی ہو گئی۔اب وہ کچھ میٹھا تلاش کر رہی تھی۔کہ اسے فریج میں باؤل میں رکھی میٹھی سویاں نظر آئی۔مگر وہ ٹھنڈی تھی۔اس نے باؤل نکال کر کچن کی سلیب پر رکھا اور اوون کا سوئچ لگانے لگی۔اب اس نے وہ باؤل اوون میں رکھا اور سٹارٹ کا بٹن دبا دیا لیکن اوون نہیں چلا۔اس نے دو تین بار کوشش کی،سوئچ کو اتار کر دوبارہ لگایا مگر اوون چلنے سے قاصر تھا۔

"اوون خراب ہو گیا ہے کیا؟"اس نے اونچی آواز میں پوچھا،ماما کچن سے باہر تھیں۔

"ہاں صبح خراب ہو گیا تھا۔"سوال کا جواب موصول ہوا اور حانم کے چہرے پر اداسی چھا گئی۔

اس نے سوئیوں کو حسرت بھری نظروں سے دیکھا اور دوبارہ فریج میں رکھ دیا۔

اب وہ کچن سے باہر آئی تھی۔

"کیسے خراب ہوا اوون ؟" حانم

"پتہ نہیں، صبح زور سے سپارک کی آواز آئی تھی اور جلنے کی بو بھی آرہی تھی۔" ماما

"چلو جی ہو گیا کام۔" حانم

اب وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔

"اسفند اور اس کی فیملی آرہی ہے پرسو" ماما نے کہا اور وہ جاتے جاتے رک گئی۔

"کیا؟ انھوں نے فون کیا تھا؟" اب وہ ماما کے پاس آکر کھڑی ہو گئی۔

"ہاں تمہارے دادا کو کال آئی تھی مظفر انکل کی وہ کہہ رہے تھے کہ وہ پرسو آرہے ہیں، اس لئے دادا نے اوپر والا پورشن صاف کروانا شروع کر دیا ہے۔" ماما ٹیبل صاف کر رہی تھی۔

"اور دادی کی شامت آئی ہوئی ہے۔" حانم نے سینے پر بازو باندھتے ہوئے کہا۔

"کسی اور کے سامنے یہ بات نہ کہہ دینا۔" انھوں نے ہلکی آواز میں بات کہی۔

"جانتی ہوں میں سب کو۔۔۔۔۔۔بہت اچھے سے۔" حانم نے آخری بات ایسی آواز میں کہی کہ اس کے علاوہ اور کوئی نہیں سن سکتا تھا۔

وہ اب اپنے کمرے میں واپس آچکی تھی۔وہ بیڈ پر بیٹھے کمبل میں منہ چھپائے اب سوچ رہی تھی۔کہ اب میٹھے میں کیا کھایا جائے۔اچانک اسے یاد آیا کہ اس کے بیگ میں بسکٹ پڑا ہوا ہے۔

"لیکن۔۔۔۔۔۔یار، کمبل سے اٹھنا پڑے گا۔" اس نے سوچا۔

میٹھے کی چاہت میں اسے بیڈ سے اٹھنا پڑا۔بیگ کھول کر اس نے بسکٹ نکالا واپس بیگ بند کر کے اس نے کبرڈ میں رکھا۔اب وہ دوبارہ بستر میں آچکی تھی۔اب وہ بسکٹ کھانے میں مصروف تھی۔بسکٹ کھاتے ہوئے وہ مظفر انکل کی فیملی کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

"ویسے دادا بھی کتنے تیز ہے، دادو سے پہلے بھی ایک شادی کر رکھی تھی۔"

اس نے سوچا

"اور اب ان کا بیٹا اور ان کے بیٹے کے بچے اور فیملی پرسوں یہاں آرہے ہیں، ویسے بہت شوخیاں مارنی ہے ان سب نے" اس کی آنکھوں میں چاچی اور تائی کا چہرہ ابھرا۔

"خیر مجھے کوئی پرواہ نہیں۔" وہ بسکٹ مکمل ختم کر چکی تھی۔اس نے بسکٹ کا خالی ریپر سائڈ ٹیبل پر رکھا۔اسے اب نیند آرہی تھی۔

وہ لیٹ گئی اور خوابوں کی دنیا میں گم ہو گئی۔

____

دادا کا نام حیدر تھا۔

کچھ مہینے پہلے معلوم ہوا کہ دادا نے ایک اور شادی کرر کھی تھی۔جن سے ان کا ایک بیٹا تھا۔یہ شادی ان کی پہلی شادی تھی۔ان کے بیٹے کا نام مظفر حیدر تھا۔

مظفر حیدر کے دو بچے تھے۔اسفندیار اور ماہی۔ماہی اسفندیار سے دو سال چھوٹی تھی۔مظفر حیدر چونکہ پہلی بیوی سے تھے تو وہ باقی سوتیلے بھائیوں سے عمر میں بڑے تھے۔کچھ چھان بین کروا کر انھوں نے اپنے باپ کا پتہ کروایا۔رنجشیں راحتوں میں تبدیل ہو گئیں اور دوریاں نزدیکیوں میں۔اول تو مظفر کی فیملی کا رابطہ حیدر کے بچوں سے فون پر تھا پر اب مظفر نے دھماکہ کیا تھا کہ وہ دادا کے گھر آرہے ہیں۔دادی کو کوئی اعتراز نہ تھا کیونکہ عمریں بیت

چکیں تھی۔یہ وہ عمر نہ تھی جس میں ایک دوسرے سے جلن نبھائی جاتی۔مظفر کی فیملی سے سب سے زیادہ رابطہ رافع کی فیملی نے رکھا تھا کیونکہ وہ ہر چیز میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔حانم کی فیملی نے اتنا قریب ہونے کا مظاہرہ نہیں کیا تھا۔

حیدر کی دوسری بیوی میں سے ان کے پانچ بچے تھے۔

پہلا بیٹا رافع حیدر جس کی شادی دوسرے بیٹے کے بعد ہوئی تھی خواں رافع کے بچے چھوٹے تھے۔رافع کی بیگم ارم اور اس کے دو بچے۔بیٹی کا نام حجاب اور بیٹے کا نام ریحان تھا۔حجاب ریحان سے دو تین سال بڑی تھی۔

دوسرا بیٹا عارف حیدر اور ان کی بیوی رخسار۔ان کے دو بچے تھے۔بیٹی حانم اور بیٹا حسن۔حانم حسن سے تین سال بڑی تھی۔لیکن حسن کے قد کاٹھ کی وجہ سے حسن سے تین سال چھوٹی لگتی تھی۔

تیسرا بیٹا اسد حیدر اور ان کی بیوی بانو۔ان کے دو بیٹے تھے۔حسین اور ارباض۔

اس کے بعد چوتھے نمبر پر ان کی بیٹی آتی تھی۔نور اور ان کا شوہر فاہد۔ان کے تین بچے تھے۔دو جڑواں بیٹے۔احمد اور حسنین اور ایک بیٹی رمشہ۔

پانچویں نمبر پر ان کا بیٹا عادل اور ان کی بیوی سارا۔ان کی ایک بیٹی تھی جس کا نام حورب تھا۔

پورے خاندان میں سب کے بچوں میں سے حانم سب سے بڑی تھی۔حانم کے بعد حسن جو کہ حانم سے تین سال چھوٹا تھا اس کے بعد حجاب جو کہ اس سے چار سال چھوٹی تھی اور اس کے بعد چھوٹے چھوٹے بچے،گھر میں سب سے چھوٹی حورب تھی جس کی عمر تین سال تھی۔مگر جب مظفر کے گھر آنے کا پتہ چلا تو بچوں نے نعرے لگانے شروع کر دیے کہ

"حانم آپی اب چھوٹی ہو گئی ہے،اسفند بھائی سب سے بڑے ہیں۔" یہ نعرے حانم کو زہر لگتے تھے۔

رافع حیدر مظفر کے بہت قریب ہو رہے تھے کیونکہ ان کو نمبر بڑھانے کی عادت تھی۔

"ہر چیز کا خاص خیال رکھنا ہے تم لوگوں نے،رخسار تم نے قورمہ اور خیر بنانی ہے۔ہر چیز بہت اچھے سے ہونی چاہیے۔" دادا جی

"جی آپ فکر نہ کریں،سب کچھ سہی سے ہو جائے گا" رخسار عارف

رخسار کھانا پکانے میں ماہر تھی سوان کو کچن کا کام تھمایا گیا۔

"ہاں، اور اوپر کا سارا پورشن، کمرے وغیرہ سب ٹھیک ہے نا؟ بانو تم نے یہ کام دیکھنا ہے۔"

حیدر

"جی بلکل ٹھیک ہے، جیسا آپ کہے۔" بانو اسد

"سارا تم نے مہمانوں کے آگے چیزیں رکھوانی ہے۔" دادا جی

"جی ٹھیک ہے۔" سارا عادل

"اور بڑی ماما (ارم) کو کیا دینا؟" حسن

"وہ استقبال میں سہی سے شریک ہو جائے یہی بڑی بات ہے۔" یہ حانم تھی جس نے حسن کے کان میں کہا تھا۔ حسن نے اپنی ہنسی بمشکل چھپائی تھی جبکہ حانم کا چہرہ سپاٹ تھا۔

"ارم تم نے ہر کام میں آگے آگے رہنا ہے۔" دادا جی

"ٹھیک ہے۔" ارم رافع

"کیا ہو رہا ہے؟" رافع باہر سے آئے تھے، دادا کے کمرے میں ہجوم دیکھا تو وہ بھی اندر آ گئے۔

"تم نے جانا ہے مظفر کو پک کرنے؟" دادا جی

"ہاں جی میں جاؤں گا ایئرپورٹ" رافع

"بابا میں نے بھی جانا" ریحان نے ضد کی۔

"نہیں، کوئی بچہ نہیں جائے گا، تمہیں دیکھ کر باقی بچے بھی بولے گے اور گاڑی میں اتنی جگہ نہیں ہے۔" دادا نے سختی سے کہا۔

حانم ریحان کو غور سے دیکھ رہی تھی۔ جو سر ایسے ہلا رہا تھا جیسے دادا کی بات سے متفق نہ ہو۔

لیکن اگلی صبح ریحان گاڑی میں اپنے باپ کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھا تھا۔

"اس کی شوخیاں چیک کرو۔" حسن

"یہ تو نئے کپڑے پہن لے تو کسی کو منہ نہیں لگاتا" حانم کو ریحان پر غصہ آ رہا تھا۔

ریحان آٹھ سال کا تھا، اور بہت ہی شوخا تھا۔

"تم مجھے تو چھوڑ کر آؤ کالج" حانم نے حسن سے کہا، حسن اب بائیک نکال رہا تھا۔ حسن اور حانم دونوں بائیک پر بیٹھ چکے تھے لیکن ان کے نکلنے سے پہلے رافع ایئرپورٹ کے لئے نکل چکے تھے جبکہ ابھی فلائٹ میں دو گھنٹے باقی تھی۔

"پتہ نہیں کیا کرے گے وہاں جاکر یہ لوگ اتنی جلدی" حانم نے سوچا اور وہ گاڑی کو جاتے ہوئے دیکھنے لگی اتنے میں حسن نے بائیک سٹارٹ کی اور وہ بھی کالج کی جانب روانہ ہو گئے۔

گھر میں سب بچوں نے چھٹی کی تھی، مگر حانم نے نہیں۔

ماما کے کہنے کے باوجود حانم نے چھٹی نہیں کی تھی۔

"میں کسی کے لئے اپنی کلاسز مس نہیں کر سکتی۔" اس نے ماما سے کہا تھا۔

حانم کی عمر اٹھارہ سال تھی اور انٹر کے بعد ڈپلومہ میں اسکا یہ پہلا سال تھا۔

"اسفند کیسا لگ رہا ہے؟" اسفند کی ماما (حنا)

"کچھ خاص نہیں، بس نارمل" اسفندیار

وہ اس وقت پلین میں بیٹھے تھے۔

"بھائی اگر آپ کو وہاں کوئی لڑکی پسند آ گئی تو؟" ماہی

"ایسا نہیں ہو سکتا۔" اسفند یار

"کیوں نہیں ہو سکتا، اتنی کزنز ہے وہاں آپ کی، کیا پتا کوئی کزن پسند آ جائے۔" ماہی

"چپ کرو تم" حنا

اسفند خاموش تھا جبکہ ماہی ہنسنے لگی۔

وہ لیکچر سن رہی تھی جب اس کے دماغ میں سوچوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

"شاید وہ آ گئے ہو گے، اب تک تو کھانا بھی کھا چکے ہو گے، سب ان کے ارد گرد بیٹھے ہو گے۔ ماما اور چاچی وغیرہ کام کر رہی ہو گی۔"

اسے اچانک بھوک کا احساس ہوا۔

"میرے گھر جانے تک تو کھانا بھی ٹھنڈا ہو جائے گا۔" اس نے سوچا

"کیا سوچ رہی ہو؟" مناہل

مناہل حانم کی ساتھ والی کرسی پر بیٹھی تھی جب اس نے حانم کو سوچوں میں محو پایا تو اسے کہنی ماری تاکہ وہ سوچوں کا تسلسل توڑ کر حقیقت میں آئے۔

"ہاں۔۔۔کچھ نہیں" وہ دوبارہ لیکچر کی جانب متوجہ ہوئی۔

ٹیچر بورڈ پر کیمسٹری پڑھا رہی تھی۔

"بتاؤں تو؟ کیا سوچ رہی ہو؟" مناہل

"کچھ نہیں بس ویسے ہی، پاپا کے بڑے بھائی اور ان کی فیملی آرہی ہے گھر آج، اب تک تو آ بھی گئے ہوگے۔" حانم

"سہی، ان کے کتنے بچے ہیں؟" مناہل

"ایک بیٹا اور ایک بیٹی" حانم

"تم سے بڑے ہیں وہ؟" مناہل

Clubb of Quality Content

"اور نہیں تو کیا، سب بچوں نے گھر میں لگایا ہوا ہے کہ اب اسفند بھائی بڑے ہیں حانم آپی اب بڑی نہیں ہے۔" حانم کو جیسے غصہ آیا تھا۔

"اووہ مطلب اسفند بھائی تم سے بھی بڑے ہیں، آپی کا راج ختم ہو گیا ہے۔" مناہل کہہ کر ہنسے لگ گئی۔

"میرا راج پہلے کب تھا، بس باتیں مان لیتے ہیں کچھ بچے اور کچھ تو بہت ہی بد تمیز ہے پتہ ہی ہے تمہیں حجاب کا" حانم کو مزید غصہ آیا۔

"چلو چھوڑو، اچھی بات ہے اب اسفند بھائی کا سر کھائیں گے سب، تم سکون سے اپنے کام میں مصروف رہنا۔" مناہل

"ہاں میں بس زیادہ اپنے کمرے میں ہی رہوں گی، تمہیں پتہ تو ہے کہ مجھے زیادہ گیدر نگ پسند نہیں ہے۔" حانم

"ہاں ہاں پتہ ہے، لیکن انسان کو گیدر نگ میں بیٹھنا چاہیے حانم" مناہل

"لیکن اس گیدر نگ کا کیا فایدہ جس گیدر نگ میں اپنے اپنے مطلب، شوخیاں، اور دکھاوا ہو، میں پیچھے ہو جاتی ہوں یار ان سب چیزوں سے، اب دیکھو اب بڑے پاپا آرہے ہیں میں ان

سے بات کر رہی ہوں گی تو بیچ میں بار بار تائی امی آ کر اپنی باتیں شروع کر لے گی، تو میں تو ایک منٹ سے پہلے اٹھ جاؤں گی وہاں سے، لو آپ کر لوں بات، بنا لو نمبر، اور مطلب نکال کر پھر منہ بھی نہیں لگاتے۔" حانم

"چلو چھوڑو تم اپنا دماغ خراب نہ کرو۔" مناہل

"ہاں ایویں فضول" حانم

"ویسے آج کام کافی دے دیا مس نے" مناہل

"کوئی نہیں کر و یاد، راتیں قربان کرو" حانم کہہ کر ہنسنے لگی حانم کو دیکھتے ہوئے مناہل بھی ہنس پڑی۔

مظفر اور ان کے بیوی بچے گھر میں آ چکے تھے۔ سب نے بہت دل سے ان کا استقبال کیا تھا۔ حیدر نے اپنے بیٹے کو گلے سے لگایا تو آبدیدہ ہو گئے۔ اسفندیار چوبیس سالہ پڑھا لکھا خوبصورت نوجوان تھا۔ چاچا چاچی اور تائی سب اسے غور سے دیکھ رہے تھے۔ مظفر اور ان

کے بیوی بچے دادا کے کمرے میں بیٹھے تھے۔اور باقی سب بھی ان کے قریب ہی دادا کے کمرے میں بیٹھے تھے۔

وہ سب کھانا کھا چکے تھے اور اب چائے پی رہے تھے۔

"نہیں، میں چائے نہیں پیتا۔" اسفندیار نے بانو چاچی سے کہا

بانو چاچی سب کو چائے دے رہی تھی۔

"آپ بھی حانم کی طرح ہو، وہ بھی چائے نہیں پیتی۔" رخسار کہہ کر ہنسنے لگی۔اور باقی سب بھی مسکرائے جبکہ اسفندیار نے ایک نیا نام سنا تھا۔

"حانم کافی پیتی ہے، آپ بھی کافی پیتے ہو گے بیٹا، اسفند کو کافی بنا دو۔" عارف نے اونچی آواز میں کہا تھا۔

"نہیں نہیں، میں ٹھیک ہوں۔" اسفندیار نے منع کیا تھا۔

"اچھا! چلو ٹھیک ہے، کسی چیز کی ضرورت ہوئی تو بتانا۔" عارف

"جی" اسفندیار

اسفندیار حانم کو تلاش کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ کیونکہ جتنے بھی نام اس نے سنے تھے یا جتنے بھی چہرے دیکھے تھے اس میں نا حانم تھی نا حانم کا ذکر تھا۔

"مطلب حانم کوئی اور ہے جو اسی گھر میں رہتی ہے۔" اسفندیار نے سوچا تھا۔

"آپ ابھی ریسٹ کرو شام کو تیار ہو جانا میں آپ کو تھوڑا لاہور گھماؤ گا، زرا مائنڈ فریش ہو جائے گا۔" رافع نے اسفندیار سے کہا

"جی" اسفندیار

"یہ بیٹی تو بہت پیاری ہے، آؤ میرے پاس آؤ۔" مظفر نے حورب کو دیکھا تو اسے اپنے پاس بلایا

"جاؤ نا بیٹا" سارا نے کہا تھا اور حورب مظفر کے پاس چلی گئی اب وہ ان کی گود میں بیٹھی تھی اور مظفر اس سے باتیں کر رہے تھے۔ جسے اسفندیار بخوبی سن رہا تھا۔

"یہ کون ہے؟" مظفر نے انگلی کے اشارے سے حورب سے پوچھا تھا۔

"جاب آپی (حجاب آپی)" حورب، جبکہ حجاب اور اس کے والدین ہنس پڑے۔

"آپ کو سب سے زیادہ کون اچھا لگتا ہے؟"مظفر نے اگلا سوال کیا

"آاااا، حانم آپی"کچھ سوچ کر حورب نے کہا، سب ہنس پڑے

"حانم کی جان ہے حورب میں، اور حورب کی جان حانم میں ہے۔"عادل چاچو نے کہا تھا۔اسفندیار کو حانم میں اور دلچسپی پیدا ہوئی۔

"بھئی کون ہے حانم؟ کہاں ہے؟ ہمیں بھی ملواؤ۔"مظفر نے کہا تھا کہ رخسار نے جواب دیا۔

"وہ کالج گئی ہے اس کا ٹیسٹ تھا آج۔"رخسار بات چھپا گئی ورنہ دادا جی غصہ کرتے۔

"اچھا اچھا سہی"مظفر مسکرائے۔

"ہاں بس بچوں کو دھیان دینا چاہیے پڑھائی میں۔"دادا جی

"اسلام علیکم"حانم دادا کے کمرے میں داخل ہوئی اور اونچی آواز میں سلام کیا حانم کے کندھوں پر سفید کاٹ تھا۔اب حانم بیگ کرسی پر رکھ رہی تھی۔

"وعلیکم السلام"سب نے ایک آواز میں جواب دیا۔

"لو آگئی حانم"دادا جی کا اتنا کہنا تھا کہ اسفندیار نے اسے تجسس بھری نظروں سے دیکھا۔

"اچھا تو یہ ہے حانم" اس نے سوچا

حانم اب سب سے سلام لے رہی تھی۔

"اسلام علیکم" حانم

"وعلیکم السلام" اسفندیار

سفید کاٹ کے اوپر سیاہ حجاب آنکھوں میں کاجل ہاتھ میں گھڑی سادہ سا سوٹ، پاؤوں میں سفید شوز، تقریباً پانچ فٹ قد، کمزور سی جسامت، مگر لہجہ طاقتور، حانم اسفندیار کو کافی الگ لگی تھی۔

"کیسی ہو آپ بیٹا؟" حنا

"جی ٹھیک ہوں" حانم

ماہی حانم کو مسکرا کر دیکھ رہی تھی۔ جسے حانم نے نوٹ کیا تھا۔

"کیا پڑھ رہی ہو بیٹا؟" مظفر

"جی ڈپلومہ کر رہی ہوں لیبارٹری کا۔" حانم

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اچھا اچھا سہی، اسفندیار نے لیبارٹری میں ڈگری لی ہے پچھلے سال۔"مظفر

حانم نے اسفندیار کو رشک کی نظروں سے دیکھا۔

یہ تو حانم کا خواب تھا جو اسفندیار نے حاصل بھی کر لیا تھا۔حانم نے دیہان ہٹا لیا۔

"جو چیزیں تکلیف دیں ان سے دیہان ہٹا لینا چاہیے۔"حانم نے سوچا

"میں۔۔۔ کھا۔۔نا۔۔ کھالوں۔"حانم نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں بیٹا کیوں نہیں، تھکی ہوئی آئی ہو کالج سے"حنا۔

"تھینک یو۔"حانم کہہ کر کمرے سے باہر چلی گئی جبکہ اسفندیار اسے باہر جاتے ہوئے دیکھنے لگا۔

"اب آپ سب بھی آرام کر لو، میں نے اوپر تیسرا پارشن تیار کروا دیا تھا آپ لوگوں کے لئے، بیڈروم وغیرہ سب سیٹ ہے۔"دادا جی

"جی ٹھیک ہے، اٹھو بیٹا"مظفر نے بچوں سے کہا اور وہ سب اپنے پارشن میں چلے گئے۔

دادا کا گھر چار منزلہ تھا۔ گراؤنڈ پارشن میں دادا دادی اور بانو چاچی کی فیملی رہتی تھی۔ پہلی منزل پر رافع اور عادل کی فیملی رہتی تھی۔ دوسری منزل پر عارف کی فیملی رہتی تھی۔ اور تیسری منزل مظفر کی فیملی کے لئے سیٹ کروائی تھی۔ ہر منزل میں کچن ٹیرس اور باتھروم موجود تھے۔ چوتھی منزل پر چھت تھی جہاں سے بہت سنہرے نظارے دکھتے تھے۔

"چاند کتنا پیارا لگتا ہے نا" بقول حانم کے، چاند وہاں سے بہت قریب اور سنہرا لگتا تھا۔ عارف کا بھی اپنا الگ گھر تھا مگر دادا کے روکنے کی وجہ سے وہ دادا کے گھر میں ہی رہ رہے تھے مگر جب ان کا دل کرتا تو اپنے گھر چلے جاتے۔

"سر حانم کہہ رہی ہے نمکو کھائے گے آپ؟" ردا

"میں نے تو کہا بھی نہیں" حانم نے سوچا، وہ کبھی سر کو دیکھتی اور کبھی ردا کو کہ یہ اس کے ساتھ ہوا کیا ہے۔ حانم اس سوال کے لئے تیار نہیں تھی تو گڑبڑا گئی۔

"ہاں لاؤ دو" سر نے ہاتھ آگے کیا۔حانم فوراً تیزی سے اٹھی اور نمکو کا پیکٹ سر کو پکڑا دیا۔اب وہ ردا کو غصیلی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ سر نے تھوڑی سی نمکو ہتھیلی پر ڈالی اور کھا گئے۔اب سر واپس چلے گئے تھے۔

"یار تو پاگل ہے ؟اگر میں نمکو نہ دیتی تو کتنی بعزتی ہوتی،اور سر نے ہاتھ بھی آگے کر لیا تھا۔" سر کے جاتے ہی حانم ردا پر پھٹ پڑی۔ جبکہ ردا کوئی جواب دینے کی بجائے ہنسنے لگی۔

حانم نے چہرہ دوسری جانب کر لیا۔رات کو بون فائر تھا سو سب اس کی تیاری میں لگے تھے۔سکول کو سجایا جا رہا تھا کرسیاں گراؤنڈ میں سیٹ کی جا رہی تھی۔ڈیک کا انتظام کیا جا رہا تھا اور لکڑیوں کو سلیقے سے گراؤنڈ کے درمیان رکھا جا رہا تھا۔حانم تب نہم جماعت میں تھی اور چودہ برس کی تھی۔

حانم کچن میں داخل ہوئی۔اس نے فریج کا دروازہ کھولا اور پانی کی بوتل نکالی۔اب وہ پانی کی بوتل کا ڈھکن کھول رہی تھی۔اب وہ کیبن کی جانب بڑھی اور ایک گلاس لے کر واپس

سلیب پر آئی۔وہ بوتل سے پانی گلاس میں ڈال رہی تھی جب اس نے سیڑھیوں میں کسی کے قدموں کی چاپ سنی۔کوئی نیچے آ رہا تھا۔پانی کا گلاس بھر گیا تو اس نے بوتل کو سائڈ پر رکھ دیا۔

"حانم "اسفندیار سیڑھیوں میں کھڑا اسے پکار رہا تھا۔وہ سیڑھیوں کے درمیان میں کھڑا تھا۔

"ج۔۔جی "پہلے تو حانم گڑبڑا گئی مگر پھر سنبھل گئی اس نے چونک کر سیڑھیوں میں دیکھا جہاں اسفندیار کھڑا تھا۔

"میں نے آپ کو ڈسٹرب تو نہیں کیا؟"اسفندیار

"نہیں۔۔کچھ چاہیے تھا آپ کو؟"حانم

"ایکچوئلی مجھے اس وقت کافی کی نیڈ ہوتی ہے۔۔۔"اس سے پہلے کہ اسفندیار اور کچھ بولتا حانم نے کہا

"کالڈ کافی اور ہوٹ کافی "حانم

"ہوٹ کافی "اسفندیار نے مسکرا کر جواب دیا۔

"میں بنا دیتی ہوں۔"حانم نے سر جھکا لیا اب وہ کیبن سے کپ نکال رہی تھی۔

"رات کے تین بج رہے ہیں آپ واقعی ڈسٹرب نہیں ہو رہی نا؟"

"ارے نہیں، آپ کو کسی بھی چیز کی ضرورت ہو آپ مجھ سے کہہ سکتے ہیں۔" حانم نے ایک کی بجائے دو کپ نکالے۔

"دوسرا کپ؟ آپ بھی کافی پیتی ہے اس وقت؟" اسفندیار

"جی" ایک لفظی جواب، اسفندیار نائٹ ڈریس میں ملبوس تھا جبکہ حانم گھر کے کپڑوں میں ملبوس تھی حانم کے سر پر دوپٹہ اس سلیقہ سے سیٹ تھا کہ اس کا ایک بال بھی نظر نہیں آرہا تھا۔

حانم اب کافی بیٹ رہی تھی۔

"آپ چلے جائیں میں کافی بھجوا دوں گی۔" حانم نے اسفندیار کو کھڑے دیکھا تو کہا

"نہیں کوئی بات نہیں، میں ٹھیک ہوں" اسفندیار

حانم نے سر ہلا دیا۔

اب وہ فریج سے آئس کیوب نکال رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ ہاٹ کافی نہیں پیتی؟"اسفندیار نے سوال کیا

"کالڈ کافی"حانم ہلکا سا مسکرائی

"اوکے"اسفندیار سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔

اسفندیار کی کافی تیار ہو چکی تھی۔حانم نے کیبن سے چھوٹی ٹرے نکالی اور اسفندیار کا کپ اس پر رکھ دیا۔اب وہ ٹرے اسفندیار کو پکڑا رہی تھی۔

"یہ لیں۔"حانم

"تھینک یو"اسفندیار نے ٹرے تھام لی۔

"کوئی بات نہیں۔"حانم مسکرائی اور اپنا کافی کا مگ سائڈ پر رکھ کر باقی چیزیں سمیٹنے لگی۔جبکہ اسفندیار اسے دیکھنے لگا جب اسے محسوس ہوا کہ اب اس کا یہاں کھڑا رہنا فضول ہے تو وہ اپنے پارٹشن کی جانب بڑھ گیا۔

"کچھ تو خاص ہے اس لڑکی میں۔"اسفندیار نے سوچا

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری

شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842